13815 ـ جمعہ كے روز مشروع عبادات

سوال

مجھے يوم جمعہ كے فضائل كا علم ہے، كيا يہ ممكن ہے كہ آپ مجھے اس روز ميں كى جانے ولى چند ايك عبادات بتائيں جو ميں سرانجام دے سكوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جى ہاں جمعہ كا دن افضل دن ہے، اس كى فضيلت ميں بہت سى احاديث وارد ہيں جن سے اس كى فضيلت نماياں ہوتى ہے.

اس كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (9211) كے جواب كا مطالعہ كريں.

جمعۃ المبارك كے روز مسلمان شخص كے ليے بہت سى عبادات مشروع ہيں، جن ميں چند ايك يہ ہيں:

1 ـ نماز جمعہ كى ادائيگى:

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو! جب جمعہ كے روز نماز جمعہ كے ليے اذان دى جائے تو اللہ تعالى كے ذكر كى طرف دوڑ كر آؤ اور خريدوفروخت ترك كردو، يہ تمہارے ليے بہتر ہے، اگر تمہيں علم ہے الجمعۃ (9).

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى نے زاد المعاد ميں كہا ہے:

نماز جمعہ اسلام كے فرائض ميں سب سے زيادہ تاكيد والى ہے، اور يہ مسلمانوں كے عظيم اجتماع ميں سے ہے، اور يہ جمع ہونے والے اجتماعات ميں سب سے بڑا اجتماع ہے، عرفات كے اجتماع كے علاوہ سب سے زيادہ فرض ہے جس نے نماز جمعہ حقارت كى بنا پر ترك كيا اللہ تعالى اس كےدل پر مہر ثبت كر ديتا ہے. اھ

ديكھيں: زاد المعاد (1 / 376).

ابو جعد ضمری یہ صحابی رسول ہیں رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے حقارت کی بنا پر تین جمعہ ترك کیے اللہ تعالی اس کے دل پر مہر ثبت کردیتا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1052) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (928) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے منبر کی سیڑھیوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" لوگ جمعہ ترك کرنے سے باز آجائیں، وگرنہ اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر ثبت کر دے گا، پھر وہ غافلین میں سے ہو جائینگے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (865).

2 ـ کثرت کے ساتھ دعا کرنا:

اس روز ایك وقت دعا کی قبولیت کا ہے، اگر اس میں رب سے دعا کی جائے تو اللہ عزو جل قبول فرماتا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے جمعہ کا دن کا ذکر کیا اور فرمانے لگے:

" اس میں ایسی گھڑی ہے جو مسلمان بندے کے موافق آ جائے اور وہ اس وقت نماز ادا کر رہا ہو تو اللہ تعالی سے جو سوال کرے گا اللہ تعالی اسے وہی عطا فرمائے گا، اور انہوں نے اپنے ہاتھ سےاس وقت کے کم ہونے کا اشارہ کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (893) صحیح مسلم حدیث نمبر (852).

3 ـ سورۃ الکہف کی تلاوت کرنا:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے جمعہ کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت کی اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان نور کی روشنی ہو جاتی ہے "

اسے حاکم نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (836) میں صحیح قرار دیا ہے.

4 ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا:

اوس بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تمہارا افضل ترین دن جمعہ کا روز ہے، اس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اور اسی میں فوت ہوئی، اور اس دن ہی صور پھونکا جائیگا، اور اسی میں بے ہوشی ہو گی، لہذا مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درور آپ پر کیسے پیش کیا جائیگا حالانکہ آپ تو مٹی بن چکے ہونگے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کر دیا ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (1047) ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے سنن ابو داود کی تعلقات میں اسے صحیح قرار دیا ہے (4 / 273) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (925) میں صحیح کہا ہے.

سنن ابو داود کی شرح عون المعبود میں ہے:

جمعہ کے روز پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے ابھارا کہ یہ سب ایام کا سردار ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں کے سردار ہیں، لہذا اس روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی جو فضیلت اور امتیازی حیثیت حاصل ہے وہ کسی اور دن میں نہیں. اھـ

ان فضائل اور عبادات کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن یا رات کو ایسی عبادت کے ساتھ مخصوص کرنے سے منع کیا ہے جو شریعت میں وارد نہیں.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جمعہ کی رات کو باقی راتوں سے قیام کے لیے اور جمعہ کے دن کو باقی ایام سے روزہ کے ساتھ خاص نہ کرو، لیکن اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہو تو وہ روزہ اس دن آ جائے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1144).

سبل السلام میں صنعانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ حدیث جمعہ کی رات کو غیرمعتاد عبادت اور تلاوت قرآن کے ساتھ خاص کرنے کی تحریم پر دلالت کرتی ہے، لیکن جس کی نص وارد ہے مثلا اس دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرنا... اھـ

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث میں جمعہ کی رات کو باقی راتوں سے نماز کے لیے خاص کرنے، اور جمعہ کےدن کو روزہ کے لیے خاص کرنے کی صریحا ممانعت پائی جاتی ہے، اور اس کی کراہیت پر سب کا اتفاق ہے " اھ

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

علماء کا قول ہے:

جمعہ کے دن کو روزہ کے ساتھ خاص کرنے کی ممانعت میں حکمت یہ ہے کہ: جمعہ دعاء اور ذکر واذکار اور غسل اور نماز کے لیے جلد جانے اور نماز جمعہ کا انتظار کرنے اور خطبہ جمعہ سننے اور جمعہ کے بعد کثرت سے ذکر کرنے جیسے عبادات کا دن ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جب نماز ادا کی جا چکے تو زمین میں پھیل کر اللہ تعالی کا فضل تلاش کرو، اور کثرت سے اللہ تعالی کا ذکر کرو.

اس کے علاوہ اس دن اور بھی کئی عبادات ہیں، اس لیے اس دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے، تو اس طرح ان وضائف اور عبادات کو چستی اور انشراح صدر کے ساتھ سرانجام دینے میں ممد و معاون ہو گا، اور بغیر کسی اکتاہٹ اور سستی کے اس سے لذت حاصل ہو گی.

یہ حاجی کے لیےبالکل میدان عرفات میں یوم عرفہ کی طرح ہی ہے، اس لیے اس کے حق میں اس حکمت کی بنا پر روزہ نہ رکھنا سنت ہے... صرف جمعہ کے اکیلے دن کو روزہ کے لیے خاص کرنے کی ممانعت میں معتبر حکمت یہی ہے.

اور ایك قول یہ بھی ہے کہ:

اس کا سبب یوم جمعہ کی تعظیم میں مبالغہ کا خدشہ ہے، اسطرح کہ کہیں اس سے فتنہ میں نہ پڑ جائیں جس طرح ایك قوم ہفتہ کے دن میں فتنہ میں پڑ گئی تھی، اور یہ سبب ضعیف اور کمزور ہے، جو نماز جمعہ اور جمعہ کےروز دوسرے مشہور وضائف اور اس کی تعظیم کے ساتھ مناقض ہے.

اور ايك قول يہ بھی ہے:

ممانعت كا سبب يہ ہے كہ: تا كہ اس كے وجوب كا اعتقاد نہ ركھ ليا جائے اور يہ بھی ضعيف ہے، سوموار كے دن كے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے، كيونكہ سوموار كے دن روزہ ركھنا مندوب ہے، اور اس دور كے احتمال كی طرف ملتفت نہيں ہوا جائيگا، اور اسی طرح يوم عاشوراء اور يوم عرفہ كے دن روزہ ركھنے سے يہ سبب ٹوٹ جاتا ہے، صحيح وہی ہے جو ہم نے پہلے بيان كيا ہے. اھـ

واللہ اعلم .